احرام کی نیت سے پہلے یا نیت کے بعد باڈی اسپرے لگانا کیسا؟

دارُالافتاءاہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-9985 تاریخ:13-05-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا احرام کی نیت کرنے سے پہلے اور یونہی نیت کرنے کے بعد جسم پر باڈی اسپرے لگا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

احرام کی نیت کرنے سے پہلے بدن یا جسم پر خوشبو لگانا سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملِ مبارک سے ثابت ہے، البتہ جب احرام کی نیت کر لی جائے، تو پھر باڈی اسپرے لگانے کی ہرگز اجازت نہیں، بلکہ اگر نیت کرنے کے بعد باڈی اسپرے لگا لیا، تو دم یا صدقہ لازم آئے گا، جس کی درج ذیل چار صورتیں ہیں۔

(1) خوشبو قلیل ہو اور مکمل عضو پر نہ لگی ہو۔

(2) خوشبو قلیل، لیکن مکمل عضو پر لگی ہو۔

(3) خوشبو کثیر ہو، لیکن مکمل عضو پر نہ لگے۔

(4) خوشبو کثیر ہو اور مکمل عضو پر لگ جائے۔

پہلی صورت میں صدقۂ فطر اور بعد والی تینوں صورتوں میں مُحرِم پر دم لازم آئے گا، نیز بدن پر خوشبو لگنے میں وقت کا اعتبار نہیں ہے۔ خواہ چند لمحوں کے لیے ہی لگی اور صاف کر دی، اِس کے باوجود

کفارہ لازم آجائے گا۔

نیتِ احرام سے پہلے خوشبو لگانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیتِ احرام کرنے سے پہلے عمدہ ترین خوشبو لگایا کرتی تھیں، چنانچہ ابو عبد اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:256ھ/870ء) روایت کرتے ہیں: ”عن عائشة رضي الله عنها قالت: «كنت أطيب النبي صلى الله عليه وسلم عند إحرامه بأطيب ما أجد“ ترجمہ: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت عمدہ سے عمدہ خوشبو، جو لگا سکتی تھی، وہ لگاتی تھی۔

(صحیح البخاری، جلد07، صفحہ164، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

یہ خوشبو لگانا نیتِ احرام سے پہلے ہوا کرتا تھا، چنانچہ شارِح بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”في رواية أبي أسامة: بأطيب ما أقدر عليه قبل أن يحرم ثم يحرم“ ترجمہ: حضرت ابو اسامہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیتِ احرام کرنے سے پہلے حسبِ قدرت سب سے بہترین خوشبو لگایا کرتی تھی، چنانچہ خوشبو لگوانے کے بعد آپ نیتِ احرام فرماتے۔

(عمدۃ القاری، جلد22، صفحہ61، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

نیتِ احرام سے پہلے جسم اور لباس پر خوشبو لگانا احرام کی سنتوں میں سے ہے، چنانچہ نور الدین علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: ”سنن الاحرام التطیبُ ای استعمال الطیب فی البدن والثوب قبل الاحرام“ ترجمہ: احرام کی سنتوں میں سے ایک خوشبو لگانا ہے، یعنی احرام سے پہلے اپنے جسم اور کپڑوں پر خوشبو استعمال کرنا۔

(المسلک المتقسط شرح لباب المناسک، سنن الاحرام، صفحہ126، کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: بدن اور

کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے، اگر خوشبو ایسی ہے کہ اُس کا جِرم باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1072، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

جب نیت کر لی تو پھر خوشبو دار چیز مثلاً: پرفیوم، عطر یا باڈی اسپرے لگانا، جائز نہیں، چنانچہ "النتف فی الفتاوی" میں ہے:"لَا یقرب طیبا وان مس طیبا فَعَلَیہِ دم"ترجمہ: محرم خوشبو کے قریب بھی نہ آئے۔ اگر خوشبو لگالی، تو (دیگر شرائط پائے جانے پر) دَم لازم آئے گا۔

(النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ216، مطبوعۃ دار الفرقان، عمان)

اگر خوشبو قلیل ہو اور عضوِ کامل پر نہ لگے، تو صدقہِ فطر اور قلیل ہو، مگر عضو کامل پر لگ جائے تو دَم لازم ہے، چنانچہ "لباب المناسك" میں ہے:"لو طیب بالقلیل عضوا کاملا لزمه دم۔۔۔ لو طیَّب أقلَّ من عضو بطیبٍ قلیلٍ فعلیه صدقةٌ"ترجمہ: اگر تھوڑی خوشبو مکمل عضو پر لگائی، تو دم لازم ہے اور اگر تھوڑی خوشبو عضو کے کچھ حصے پر لگائی تو اس پر صدقہ واجب ہے۔

(لباب المناسک، النوع الثانی فی الطیب، صفحہ198، مطبوعہ دار قرطبہ)

اگر خوشبو کثیر ہو، تو پھر مکمل جسم، عضو کامل یا عضو کے معمولی حصے پر لگے، بہر صورت دم لازم ہے، چنانچہ علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:"لو اصاب جسدہ ای کلہ او عضوا کاملا او اکثر او اقل طیب **کثیر** فعلیہ دم وان غسل من ساعتہ"ترجمہ: اگر محرم نے پورے جسم یا ایک عضوِ کامل یا اس کے اکثر پر یا عضو کے تھوڑے حصے پر کثیر خوشبو لگائی تو مُحرِم پر دم واجب ہے، اگرچہ اُس نے اُسے فوراً دھو لیا ہو۔

(المسلک المتقسط مع حاشیۃ ارشاد الساری، صفحہ452، مطبوعہ کوئٹہ)

کیونکہ جب خوشبو پر "کثیر" کا اطلاق ہو سکے، تو پھر دم ہی لازم آتا ہے۔ عضو کے کامل یا غیر کامل ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، چنانچہ علامہ شیخ رحمت اللہ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا:"ان کان الطیب کثیرا فالعبرۃ بالطیب ای لا بالعضو"ترجمہ: اگر خوشبو کثیر ہو تو خوشبو کا ہی اعتبار ہو گا،

عضو کا اعتبار نہ ہو گا۔

(لباب المناسک مع شرحہ للقاری، صفحہ312، مطبوعہ ادارۃ القران والعلوم الاسلامیۃ)

بدن پر خوشبو لگنے میں وقت کا اعتبار نہیں ہوتا، چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:”أشار بتقدير الطيب في الثوب بالزمان إلى الفرق بينه وبين العضو فإنه لا يعتبر فيه الزمان، حتى لو غسله من ساعته فالدم واجب كما في الفتح

“ترجمہ: ماتن نے کپڑوں پر خوشبو کو زمانے کے ساتھ مقدر کر کے کپڑے اور عضو کے درمیان فرق کی طرف اشارہ کر دیا کہ عضو پر خوشبو لگنے میں زمانے کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر عضو کو اسی وقت دھو دیا، تو دم واجب ہو گا، جیسا کہ ”فتح القدیر“ میں ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، باب الجنایات، صفحہ654، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25ذو القعدۃ الحرام 1447ھ/13 مئی 2026

الـمـفـتـی دار الافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے